ٹانگیں کانپنا

By Hassnain Malik

بچپن میں کسی دوست کے منہ سے انجانے میں اگر کوئی غلط لفظ نکل جاتا تھا تو باقی دوست اس لفظ کو دوہرا دوہرا کر خوب مزے لیتے تھے اور جس نے بولا ہوتا تھا اس کا خوب مذاق اڑایا جاتا تھا۔

بچپن میں رمضان میں کسی دوست کے منہ سے نکل گیا "روزہ کھانے سے بیر ٹوٹ جاتے ہیں " بس پورا رمضان یہی جملہ دوہرا دوہرا کر ثواب دارین حاصل کیا گیا۔

قرآن کا مطالعہ کیا تو سورہ حجرات کی آیت نمبر 11 نے خطرے کی گھنٹی سنا دی کہ کسی کا مذاق اڑانے والے خود پست لوگوں میں سے ہیں ، اللہ نے انھیں فاسق و ظالم قرار دے دیا اور اللہ کبھی فاسقوں اور ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۔

تھوڑے بڑے ہوئے تو کسی نے سمجھایا کہ یہ بہت بری بات ہوتی ہے اور ایسا کرنا ہمارے نبی علیہ اسلام نے نہایت سختی سے منع فرمایا ہے .سیرت کی کتابوں سے پتا چلا کہ نبی کے ساتھ دوسروں نے اگر ایسا کیا تو بدلے میں انہوں نے خاموشی ہی اختیار کی ۔

نبی کے بعد تمام اقربا ، اولیا اور صالحین کی زندگیوں کا مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ سب نے یہی کہا ہے بلکہ کہیں تو اس عمل کی اتنی مذمت کی گئی ہے کہ ایسا

کرنے والے کو نہایت غیر معیاری انسان قرار دیا گیا ہے اور ایسے انسان کی باقی باتوں کو بہت پرکھ کر یقین کرنے کو کہا گیا ہے۔

اگر ہم غور کریں تو یہ کام ہم سب سے زندگی میں کبھی نہ کبھی ہو جاتا ہے جب ہم کہنا کچھ اور چاہ رہے ہوتے ہیں مگر منہ سے الفاظ ردو بدل کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ انگریز اس کو Slip of Tongue بھی کہا کرتے ہیں۔ غور کریں کوئی بھی انسان جان بوجھ کر ایسی غلطی نہیں کرے گا اور خاص کر کہ وہ انسان جو بہت زیادہ لوگوں سے مخاطب ہو چاہے وہ کوئی سیاستدان ہو مولوی ہو یا پبلک سپیکر ، ان سب سے یہ غلطی انجانے میں ہو جاتی ہے مگر اس انجانے میں کی گئی غلطی کا مذاق اڑانے والے سب ہوش و حواس میں رہتے ہوئے اس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اللہ کی بارگاہ کا منظر گمان میں لا کر سوچیں کہ ایک طرف وہ انسان کھڑا ہوگا جس سے انجانے میں کوئی بات نکل گئی جو کسی بھی قانون کے مطابق گناہ کے زمرے میں نہیں آتی اور دوسری طرف ہم کھڑے ہوں گے ، ہوش و حواس میں غلطیاں اور گناہ کرنے والے۔

یہ اختیار سو فیصد ہمارے پاس ہے کہ ہم نے کس طرف کھڑے ہونا ہے اوراس وقت واقعی ہماری ٹانگیں کانپ رہی ہونگی ورنہ بقول شاعر

”خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا“
ظفر علی خان

حسنین ملک